تحریر: ڈاکٹر صہیب حسن (لندن)

مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو درپیش بعض مسائل کے بارہ میں

چند سرکردہ علماء کرام کے فتاویٰ

مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو دینی نقطہ نظر سے جن اہم مسائل کا سامنا ہے‘ ان کے بارے میں یورپ کی سطح پر قائم سرکردہ علماء کرام کی ایک مجلس کے فتاویٰ پیش خدمت ہیں۔ کوئی صاحب علم ان پر سنجیدہ علمی تبصرہ کرنا چاہیں تو یہ صفحات حاضر ہیں۔ نیز اس سلسلہ میں مدیر الشریعہ مولانا زاہد الراشدی کا تفصیلی تبصرہ آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

انگلینڈ میں "اتحاد المنظمات الاسلامیہ" کے نام سے اسلامی تنظیموں کی ایک فیڈریشن کافی عرصہ سے کام کر رہی ہے جس میں عرب تنظیمیں پیش پیش ہیں۔ اتحاد کے موجودہ صدر عراق نژاد جناب احمد الراوی ہیں۔ ان کی تحریک پر تمام یورپ کے چیدہ چیدہ علماء پر مشتمل اس کونسل کا قیام ۱۹۹۷ء میں عمل میں لایا گیا۔ پہلا اجلاس لندن میں منعقد ہوا جس میں انگلینڈ سے کئی علماء واساتذہ نے شرکت کی۔ عالم اسلام کی مشہور اور ممتاز شخصیت ڈاکٹر یوسف قرضاوی کو صدر چنا گیا جو کہ فی الحال قطر میں مقیم ہیں‘ مانچسٹر کے ڈاکٹر سعید بانضحکی کو سیکرٹریٹ کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس بات کا خیال رکھا گیا کہ یورپ کے علاوہ عالم اسلام کے کسی بھی ملک سے چند قابل قدر شخصیتوں کو کونسل میں جگہ دی جائے گی۔ اس اصول کی بنا پر سوڈان کی دو معروف شخصیتوں کو بھی کونسل کے ارکان کی حیثیت دی گئی جو ایک زمانہ میں اعلیٰ ڈگریوں کے حصول کے لیے برطانیہ میں طویل قیام کر چکے ہیں۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر احمد علی امام ہیں جو خرطوم کے کلیہ القرآن کے مدیر رہ چکے ہیں اور اب صدر سوڈان کے مشیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسرے ڈاکٹر عصام البشیر ہیں جو کئی تعلیمی اداروں کے روح رواں ہیں۔

عربی میں کونسل کا نام "المجلس الاوروبی للفتویٰ والبحوث" رکھا گیا اور جس کا اولین مقصد یہ قرار پایا کہ مجلس ان تمام مسائل کا تشفی بخش حل تیار کرے جن سے یورپ میں مقیم مسلمانوں کو سابقہ پڑتا رہتا ہے اور کسی بھی مسئلہ میں فتویٰ صادر کرتے وقت بقول شیخ قرضاوی تیسیر اور تبشیر کا خیال رکھا جائے۔ تیسیر سے مراد آسانی پیدا کرنا ہے اور تبشیر سے مراد دعوت و تبلیغ کے میدان میں لوگوں کے لیے اسلام میں کشش پیدا کرنا ہے نہ کہ نفرت۔

مجلس کا پہلا ورکنگ اجلاس اگست ۹۷ء میں بوسنیا کے دارالحکومت سرائیوو میں بوسنیا کے مفتی جناب مصطفیٰ سیرچ کی دعوت پر منعقد ہوا جس میں وہ تمام مسائل زیر بحث آئے جو اب تک مجلس کے سامنے پیش کیے گئے تھے۔ اکثر سوالات کے جوابات شیخ یوسف قرضاوی نے پہلے سے تیار کر لیے تھے لیکن شرکائے مجلس کو موقع دیا گیا کہ وہ اس میں ردوبدل کر سکیں۔ کونسل کا دوسرا اجلاس اکتوبر ۹۸ء میں اسلامک سنٹر‘ ڈبلن (آئرلینڈ) میں منعقد ہوا۔ پہلے دونوں اجلاسوں میں تقریباً پینتالیس مسائل کا احاطہ کیا گیا۔ کولون (جرمنی) میں ہونے والا کونسل کا تیسرا اجلاس تھا جس میں صدر سمیت چوبیس ارکان نے شرکت کی جن میں مراکو کی ایک انتہائی مقتدر شخصیت جناب عبد اللہ بیہ اور موریطانیہ کے قاضی جناب عبد اللہ علی سالم بھی شریک تھے۔ ڈبلن کے اجلاس میں شیخ عبد سعید کے سیکرٹری جنرل کے عہدہ سے استعفیٰ دیے جانے کی بنا پر اسلامک ریسرچ سنٹر (لیڈز) کے شیخ عبد اللہ الجدیع کو سیکرٹری جنرل چنا جا چکا تھا اور انہوں نے ہی اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

کونسل نے متعدد مسائل پر غور وخوض کیا۔ جن مسائل پر خاصی بحث کے بعد فیصلے ہوئے‘ ان کی مختصر تفصیل درج کی جاتی ہے۔

۱۔ رمضان اور عیدین کے لیے رؤیت ہلال

رمضان اور عیدین کا چاند رؤیت بصری سے ثابت ہوتا ہے چاہے یہ رؤیت صرف آنکھ سے ہو یا آبزرویٹری کے ذریعہ‘ کسی بھی اسلامی ملک میں شرعی طور سے ثابت ہو جائے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا جیسا کہ امر نبوی ہے "جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو افطار کرو" اور ایسے ہی فرمایا "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر افطار کرو" یہ روایت اس بات سے مشروط ہے کہ فلکیاتی حسابات جو کہ بطور خود قطعی درجہ رکھتے ہیں‘ کسی بھی ملک میں رؤیت کے امکان کی نفی نہ کرتے ہوں‘ اگر فلکیاتی حسابات کسی بھی ملک میں رؤیت کے ہونے کو ناممکن قرار دے رہے ہوں تو پھر ان گواہوں کا اعتبار نہ کیا جائے گا جو قطعی علم فراہم نہیں کرتے اور ان کا دیکھنا وہم‘ خطا یا جھوٹ پر محمول کیا جائے گا اور وہ اس لیے کہ گواہوں کی گواہی ظنی حیثیت رکھتی ہے جب کہ حساب قطعی

ہے اور تمام علما کے اتفاق ظنی کا قطعی سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ اسے قطعی پر ترجیح دی جائے۔

کونسل تاکیدا بیان کرتی ہے کہ فلکیاتی حسابات سے نہ علم نجوم مراد ہے جو کہ شرعا" قابل مذمت بھی ہے اور ناقابل قبول اور نہ ہی بلاد اسلامیہ میں معروف روزنامے ہیں بلکہ حساب سے مراد ہمارے زمانہ میں قطعی علمی اور ریاضیات کے اصولوں پر قائم علم فلکیات کے وہ ثمرات ہیں جو اس زمانہ میں بام عروج پر پہنچ چکے ہیں جس کے ذریعہ انسان چاند اور دوسرے کواکب تک پہنچ سکا ہے اور جس میں بلاد عالم کے کئی مسلمان سائنس دان فوقیت حاصل کر چکے ہیں۔

۲۔ یورپ میں مویشیوں اور مرغیوں کے گوشت کا شرعی حکم

کونسل نے اس اہم موضوع پر انتہائی تفصیل کے ساتھ غور وخوض کیا اور ان تمام آراء کا جائزہ لیا جو اس کے شرعی جواز کی تائید میں نہ تھیں۔ چنانچہ کونسل اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلمان اسلامی شریعت میں مطلوب تذکیہ (جانور کو پاک کرنے) کی شرائط کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ اسی میں رب کی رضا بھی ہے اور ان کے دینی تشخص کی حفاظت بھی اور اس طریقہ سے وہ حرام کھانے سے بھی بچ سکتے ہیں۔ اجلاس میں ذبح کے رائج شدہ تمام طریقوں کا جائزہ لیا گیا اور اس بات کو خاص طور پر نوٹ کیا گیا کہ ان میں اکثر طریقے ایسے ہیں جو شریعت کی روح کے منافی ہیں اور جانوروں اور خاص طور پر مرغیوں کی ایک بڑی تعداد کی موت کا باعث بنتے ہیں۔ اس لیے مجلس نے فیصلہ کیا کہ مرغیوں اور گائے کے گوشت کا استعمال ناجائز ہے، البتہ بھیڑوں اور گائے کے بچھڑوں کے گوشت کا استعمال جائز ہے کیونکہ ان کا ذبیحہ بعض ممالک میں اسلامی ذبیحہ کی شرائط کے مطابق ہے۔

کونسل نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان دیار غرب میں اپنے ذبیحہ خانے ایجاد کریں تا کہ ان کا ضمیر بھی مطمئن ہو اور ان کا دینی اور تمدنی تشخص بھی برقرار رہے۔ کونسل نے بلاد غربیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ مسلمانوں کی دینی ضروریات کا اعتراف کریں کہ جس میں شریعت اسلامیہ کے اوامر کے مطابق جانوروں کا ذبح کرنا شامل ہے جیسا کہ یہودیوں اور دوسری دینی جماعتوں کا اعتبار کیا گیا ہے۔ کونسل بلاد اسلامیہ سے یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ وہ دیار غرب سے صرف ایسے ہی ذبیحہ کو امپورٹ کرنے کی اجازت دیں جو ثقہ اسلامی مراکز کی نگرانی میں کیے گئے ہوں۔

۳۔ مغرب وعشاء کی نماز جمع کرنے کا حکم

کونسل اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ بلاد یورپ میں، موسم گرما میں ان دنوں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کی جا سکتی ہے جبکہ عشاء کا وقت آدھی رات تک موخر ہو جاتا ہے یا عشاء کے وقت کی علامات بالکل غائب ہو جاتی ہیں۔ بطور دلیل قرآن کی وہ نصوص ہیں جن میں امت سے حرج (شدت) کی نفی کی گئی ہے اور صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس سے مروی وہ حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف یا بارش کے ظہر وعصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔ ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ کا اس سے کیا مقصد تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ "تا کہ ان کی امت کو مشکلات میں نہ ڈالا جائے" ایسا ہی موسم سرما میں دن کے انتہائی مختصر ہونے اور ہر نماز کو جائے عمل پر بدقت اور مشقت ادا کرنے کی بنا پر ظہر اور عصر کو جمع کرنے کی بھی اجازت دی گئی لیکن کونسل متنبہ کرتی ہے کہ بغیر حاجت وضرورت کے اسے عادت نہ بنایا جائے۔

۴۔ نماز جمعہ کو زوال سے پہلے اور عصر کے بعد ادا کرنے کا حکم

کونسل اس بات پر زور دیتی ہے کہ جمعہ کا متفق علیہ وقت زوال سے لے کر عصر تک ہے اور یہی اولیٰ اور احوط ہے، ائمہ کرام بھی ہمیشہ اس پر چلنے کی کوشش کریں۔ البتہ ایسے حالات میں مختلف فیہ مسائل کو چھوڑ کر متفق علیہ مسائل پر چلنے کی کوشش کریں۔ البتہ ایسے حالات میں جبکہ بعض ممالک میں اور بعض اوقات میں ایسا کرنا مشکل ہو جائے تو حنبلی مذہب کے مطابق زوال سے قبل جمعہ ادا کیا جا سکتا ہے اور ایسے ہی مالکی مذہب کے مطابق صرف ضرورت کی بنا پر اور دینی مصلحت کی بنا پر جمعہ کی نماز بوقت عصر ادا کی جا سکتی ہے۔

۵۔ رفاہی اور خیراتی تنظیموں کے ذریعہ زکوٰۃ کی رقوم جمع اور تقسیم کرنے کا حکم

کونسل نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی اور اس بات کو جائز قرار دیا کہ رفاہی اور خیراتی تنظیمیں لوگوں سے زکوٰۃ کی رقوم جمع کر سکتی ہیں اور سورہ توبہ میں مرقوم زکوٰۃ کے آٹھ مصارف میں، یا ان میں بھی موجود ہوں، زکوٰۃ کی رقوم تقسیم کر سکتی ہیں۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ مسلمانوں کو، چاہے وہ تعداد میں تین ہی کیوں نہ ہوں، اپنی زندگی منظم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے جیسا کہ حدیث نبویؐ میں ارشاد ہوا "اگر سفر میں تین افراد بھی ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں" ایسا کرنا نیک اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرنا ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن کو زندہ کرنا ہے کہ جس کا دارومدار خلیفہ کی موجودگی پر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فاتقوا اللہ ما استطعتم یعنی اللہ سے ڈرو جتنی تمہارے میں طاقت ہو۔

اگر ہم خلافت قائم نہ کر سکیں لیکن اپنے اوپر عائد فرائض و واجبات ادا کرنے پر قادر ہوں تو ہمیں انہیں ادا کرنا چاہیے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ بطور عذر بعض واجبات کا ساقط ہو جانا تمام دوسرے فرائض و واجبات کو ساقط نہیں کرتا ہے، مکی دور کی سورتوں میں مومنین

اور محسنین کے لیے بطور وصف آیا ہے اور یہ دور حکومت مدینہ کے دور سے قبل تھا۔ (خیال رہے کہ یہاں زکوٰۃ سے مراد مطلق زکوٰۃ ہے یعنی نصاب اور مقدار زکوٰۃ کی تحدید سے قبل)

آخر میں کونسل یورپ کے تمام مسلمانوں سے ان امور کے خیال رکھنے کی امید کرتی ہے۔

ا۔ اپنے اسلامی اور دینی تشخص کا خیال رکھنا' اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب وہ عبادات' معاملات' اخلاق' اکل وشرب اور اپنے خاندانی اور اجتماعی مسائل میں شریعت حقہ کے مطابق حلال و حرام اور جائز وناجائز کا پورا لحاظ رکھتے ہوں اور غیروں کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئیں۔

۲۔ کونسل یورپ کے مسلمانوں پر زور دیتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ممالک میں اپنی حکومتوں سے مطالبہ کریں کہ وہ سرکاری طور پر اسلام کو تسلیم کریں اور دوسری دینی اقلیتوں کی طرح مسلمانوں کو بطور ایک دینی اقلیت کے وہ تمام حقوق دیں جن کے وہ مستحق ہیں۔ خاص طور پر نکاح' طلاق اور وراثت کے شرعی اصولوں کو تسلیم کریں۔

کونسل خود بھی یورپ کی تمام حکومتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ دین اسلام کے کو سرکاری طور پر تسلیم کریں اور مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دیں جیسا کہ بلجیم' سپین' آسٹریا اور ہنگری کر چکے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل مسلمانوں کو بھی وصیت کرتی ہے کہ وہ ایسی شرعی تنظیموں کو تشکیل دیں جو شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ان کے پرسنل لاء کو منضبط کر سکیں اور ملکی قوانین کی بھی پاسداری کر سکیں۔

۳۔ کونسل یورپ میں مقیم تمام مسلمانوں سے پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ کتاب وسنت کی ان تمام نصوص اور فقہائے اسلام کے اجماع کے مطابق ان تمام عہود ومواثیق اور شروط کی سختی سے پابندی کریں جو بلاد یورپ میں اقامت' حصول شہریت اور عہد امان سے متعلق ہیں۔ اس ضمن میں ان باتوں کا خاص طور پر خاص خیال رکھیں۔

الف۔ جس عہد وپیمان کی بنا پر بلاد یورپ میں داخلہ ممکن ہوا اور جن کے بغیر یہاں اقامت ناممکن تھی' اس کی پاسداری کرتے ہوئے اس بات کا اعتقاد رکھا جائے کہ غیر مسلموں کی جان' مال اور عزت قابل احترام ہیں۔

ب۔ ان ممالک کے قوانین کا کہ جنہوں نے انہیں پناہ دی' حفاظت مہیا کی اور باعزت زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کیے' پورا پورا احترام کیا جائے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ هل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی احسان کا بدلہ احسان کرنا ہی ہے۔

ج۔ حرام کمائی کے تمام طریقوں سے کلی اجتناب کریں' جیسے کہ کام کرنے یا تجارت کرنے کے باوجود سوشل سیکورٹی سے اعانت لینا۔

د۔ نئی نسل جس میں بچے اور بچیاں دونوں شامل ہیں' کی اسلامی لحاظ سے تربیت کرنا اور اس مقصد کے لیے اور اخلاقی بگاڑ سے انہیں بچانے کے لیے ایسے مدارس اور مراکز کا قیام جس میں تربیت اور تفریح دونوں کا انتظام ہو۔

۴۔ کونسل تمام مسلمانوں کو عمومی طور پر اور دیار غرب میں مقیم مسلمانوں کو خصوصی طور پر وصیت کرتی ہے کہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر رکھیں' اخوت اسلامیہ کو فروغ دیں' میانہ روی اختیار کریں' نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور اختلافی مسائل میں پر سکون ڈائیلاگ اور مصالحانہ رویہ اختیار کریں' تشدد اور انتہا پسندی سے گریز کریں کہ جن سے خود اسلام کی ایک بری تصویر ظاہر ہوتی ہے اور مسلمانوں کو بالعموم اور مسلم اقلیتوں کو بالخصوص برے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے' دشمنان اسلام ان موقعوں کے انتظار میں رہتے ہیں اور پھر وہ اور تمام جہلا ہاتھ دھو کر اسلام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں' دوسروں کو اسلام سے بہکاتے اور ڈراتے ہیں بلکہ دوسری قوموں کو مسلمانوں کے خلاف برا انگیختہ بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھے وعظ ونصیحت کے انداز میں بلاؤ اور احسن طریق کے ساتھ ان سے جدل کرو (دلائل پیش کرو)

آخر میں کونسل کے صدر اور ممبران نے ملی گورش اور اس کے ذمہ داران کا خلوص دل کے ساتھ شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کونسل کے ممبران کی مہمان نوازی' گرم گستری' حسن استقبال اور تنظیمی امور کا پورا پورا حق ادا کیا۔ شکریہ کا مستحق یورپ میں اسلامی تنظیموں پر مشتمل اتحاد بھی ہے اور جرمن حکومت بھی جس نے کونسل کے ممبران کو جرمنی میں داخل ہونے کے ویزے جاری کیے اور ان کے لیے ممکن ہو سکا کہ وہ یہاں پر خوش اسلوبی کے ساتھ کونسل کا اجلاس منعقد کر سکیں۔